Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۳ ذیقعد ۱۳۹۷ھ ۲۷ اخاء ۱۳۵۶ہش ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۴۳

خدّامُ الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

۴-۵-۶ نومبر ۱۹۷۷ء

(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کا ۳۳واں سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ نومبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مرکز احمدیت ربوہ میں منعقد ہو گا۔ تربیتی زاویۂ نگاہ سے ہمارا یہ اجتماع خاص اہمیّت کا حامل ہے اس میں شامل ہونے کے لئے اطراف و جوانب سے احمدی نوجوان بڑے ذوق و شوق سے تشریف لاتے ہیں اور اس کی گوناگوں برکات سے متمتع ہوتے ہیں۔

ہمارا سالانہ اجتماع عام میلوں، ٹھیلوں کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا یہ اجتماع کوئی ٹورنامنٹ ہے بلکہ ہمارا یہ اجتماع ایک خاص مقصد کے پیشِ نظر گذشتہ کئی سالوں سے منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مقصد کیا ہے؟ اس سوال کا جواب ہر احمدی خادم کو معلوم ہونا چاہیئے۔

اس سوال کا جواب اس میں پنہاں ہے کہ ہم کون ہیں؟ ہم خدا تعالیٰ کے مامور کی جماعت ہیں جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور تکمیلِ اشاعتِ دین کے لئے پیدا کیا ہے تا اس مادی اور لادینی دور میں اسلام کی ابدی صداقتوں کو اپنے قول اور فعل سے ثابت کر کے حق کا بول بالا کریں۔ اس اہم فریضہ کے سر انجام دینے کے لئے نوجوان نسل کی تربیت کے لئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا اور اس کی تنظیم کو یہ شعار دے کر کہ

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی"

نوجوانوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی ہے اس اجتماع کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ الٰہی جماعت کے ہر نوجوان کو اسلامی تعلیمات اور اخلاق کا مجسّمہ، اسلامی کردار کا مثالی مرقّع اور قومی اور ملی درد و سوز کا حامل وجود بنایا جائے جس کی رُوح، جسم، قول، فعل اور حرکت و سکون پر تقویٰ اللہ کی گہری چھاپ ہو جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے رنگ میں رنگین ہونے کی سعی کرنیوالا ہو۔ یہ ایسا مقصد ہے جسے حاصل کرنے کے لئے خاص جدّ و جہد کی ضرورت ہے سالانہ اجتماع کے ذریعہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔

ہمارے اس دینی و تربیتی اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطابات کے علاوہ قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگرام کے تحت قرآن مجید، احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام آخر الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس کا بھی انتظام ہوتا ہے جس سے دلوں میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور اپنے فرائض کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ غرض اس اجتماع کا سارا پروگرام اس مرکزی نقطہ کے گرد گھومتا ہے کہ نوجوانوں میں رُوحانی، علمی اور اخلاقی برتری پیدا کی جائے جو دوسروں کے لئے نمونہ بلکہ کرامت ہو۔ سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے، روپیہ خرچ کرنے اور آرام کی زندگی ترک کرنے کے بعد بھی اگر یہاں آ کر اجتماع سے استفادہ نہ کیا جائے تو مقامِ افسوس ہے۔ اس لئے یہ مدِ نظر رہنا چاہیئے کہ ہمارے اجتماع کی اصل غرض کھیلیں نہیں بلکہ دینی اور تربیتی پروگرام ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس اجتماع کا مقصد خالی کھیل کود نہیں بلکہ اس کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرض کو صحیح طور پر ادا کر سکیں"

میں امید کرتا ہوں کہ احمدی نوجوان اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری میں مصروف ہوں گے اور کثرت کے ساتھ اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوں گے خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب راولپنڈی سے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کا نواسہ عزیز طارق نور بعارضہ بخار ہفتہ عشرہ سے بیمار ہے احباب سے اُنکی صحتِ کاملہ کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کا افتتاح

پروگرام کے مطابق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۸ اخاء/اکتوبر بعد نماز جمعہ بوقت ساڑھے تین بجے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کا دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں افتتاح فرمائیں گے، انشاء اللہ العزیز۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

اعلان برائے لجنات

سالانہ اجتماع پر لجنہ کے مقابلہ بیت بازی میں حصہ لینے والی ہر لجنہ کی ٹیم چار یا پانچ ممبرات پر مشتمل ہوگی کمی کی صورت میں دوسری لجنات کی ممبرات شامل کرنا ہوں گی۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ر اخاء ۱۳۵۶ھ ش
۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

باطنی وضو اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جتنے بھی احکام دیئے ہیں ان کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن۔ ظاہر اپنی جگہ اہم ہوتا ہے اور اس کی پابندی سے انحراف موجب معصیت قرار پاتا ہے لیکن باطن کو نظر انداز کر کے محض ظاہر پر انحصار کرنا اور اسے ہی کافی سمجھنا قطعاً کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتا کیونکہ باطن کے بغیر ظاہر اپنی اہمیت کھو بیٹھتا ہے اور محض اس پر ہی حصر کرنے والا کسی اجر یا ثواب کا مستحق نہیں ٹھہرتا۔ اسی لئے کوئی عمل خیر اس وقت تک نیکی شمار نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں ظاہر اور باطن دونوں کو ملحوظ نہ رکھا گیا ہو۔ نیکی کہتے ہی اس عمل خیر کو ہیں جس میں ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہو۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اب نماز کی ایک ظاہری شکل ہے جو ارکان نماز اور ان کی ایک خاص ترتیب سے مل کر بنتی ہے۔ اس کا باطن یہ ہے کہ اس سے انسان میں خشوع و خضوع کی کیفیت پیدا ہو کر اسے گناہوں سے متنفر کرتی اور اسے پاک اور مطہر بناتی ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ (العنکبوت آیت ۴۶) سے ظاہر ہے۔ اب اگر کوئی شخص نماز تو پڑھتا ہے لیکن اس میں خشوع و خضوع کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور نہ وہ گناہوں سے بچتا ہے بلکہ نماز ختم کر کے پھر گناہ آلود مشاغل کی طرف لوٹ جاتا ہے تو اس کا نماز کی ظاہری حالت کو ہی کافی سمجھنا اور اس کی پابندی کرنا اس کے لئے کسی اجر و ثواب کا موجب نہیں بن سکتا بلکہ ایسی نماز اس کے لئے درِ دوزخ کی کلید بن جاتی ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے نمازیوں کو ہلاکت سے ڈرایا ہے جیسا کہ فرمایا:-

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝
الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ (الماعون آیات ۵ تا ۷)

ترجمہ:- سو ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں (کی باطنی حقیقت) سے غافل رہتے ہیں اور صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

نماز کے دوران انسان میں خشوع و خضوع کی کیفیت جو انسان کو گناہوں سے بچاتی اور اسے پاک اور مطہر بناتی ہے اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ یہ سمجھ کر نماز ادا کرتا ہے کہ میں اس وقت خدا کے حضور میں کھڑا ہوں اور میری ایک ایک حرکت حتیٰ کہ میرے دل کے ارادے تک اس علیم و خبیر کی نگاہ میں ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی باطنی حقیقت کو پانے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر سے مستفیض ہونے کا ایک خاص طریق بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس طرح نماز پڑھ کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں تو کم از کم تجھے یہ احساس ضرور ہو کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے مسلمانوں پر فرض کئے ہیں۔ روزہ کی ایک ظاہری شکل ہے اور اس کا بھی ایک باطن ہے۔ ظاہری شکل تو یہ ہے کہ انسان دن کے وقت کھانے پینے سے رکا رہتا ہے اور بعض مخصوص عبادات بجا لاتا ہے اور باطن یہ ہے کہ انسان تقویٰ سے مزین ہو اور اس میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہو اور اسے وصال الٰہی نصیب ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں روزوں کی ظاہری شکل کا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی ان کے باطن کا بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

(۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۴)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (یعنی روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو)

(۲) وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:- (روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں) تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اور تاکہ تم اللہ کے شکر گزار رہو۔

سو روزوں کا باطن یہ ہے کہ لوگوں میں تقویٰ اور شکر کا مادہ پیدا ہو اور یہ کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ آیت ۱۸۷) کی رو سے قبولیت دعا کا حظ انہیں حاصل ہو اور وصال الٰہی کی نعمت عظمیٰ سے وہ بہرہ یاب ہوں۔ اب اگر ایک شخص ظاہری شکل میں روزہ تو رکھتا ہے لیکن تقویٰ اختیار نہیں کرتا اور شکر سے کوسوں دور رہتا ہے تو اس کا ظاہری طور پر روزہ رکھ لینا اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا کیونکہ اس کا روزہ خدا تعالیٰ کی جناب میں روزہ نہیں بلکہ فاقہ شمار ہوگا اور وہ کسی ثواب کا مستحق نہیں قرار پائے گا۔

یہی حال حج، قربانی، زکوٰۃ اور تمام دوسرے اعمال کا ہے۔ ان کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔ ظاہر کی حیثیت اپنی جگہ مسلّم ہے اور اس کی پابندی بھی ضروری اور لازمی ہے لیکن جب تک باطن کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور وہ غرض پوری نہ ہو جس کی خاطر یہ اعمال مقرر کئے گئے ہیں اس وقت تک یہ ظاہری اعمال نتیجہ خیز اور مثمر بثمرات نہیں ہو سکتے اور انہیں بجا لانے پر کوئی اجر و ثواب نہیں مل سکتا۔ الغرض ہر وہ حکم جسے بجا لانے کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک اس کا باطن ہے اور اس کی بجا آوری اس وقت متحقق ہوتی ہے جب ظاہر اور باطن ہر دو لحاظ سے اسے بجا لایا جائے۔

امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شریعت کے ہر حکم کے ظاہر کے ساتھ ساتھ اس کے باطن پر بہت زور دیا ہے حتیٰ کہ آپ نے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ظاہری وضو کے علاوہ ایک باطنی وضو بھی ہوتا ہے اور نماز سے قبل دونوں وضو کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ باطنی وضو یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ، چہرہ، کہنیاں اور پاؤں وغیرہ دھونے کے ساتھ اپنے ظاہری اور باطنی اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالے اور اس طرح ہمہ تن خدا کا ہو کر اس کے حضور سجدہ ریز ہو۔ چنانچہ آپ باطنی وضو کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔" (ازالہ اوہام صـ)

ظاہر ہے کہ جب انسان ظاہری وضو کے ساتھ باطنی وضو بھی کرے گا یعنی اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالے گا تو اس کے نتیجہ میں اسے اپنی پوری توجہ کو خدا تعالیٰ کے لئے خالص کر کے اس کے حضور جھکنے اور سجدہ ریز ہونے کی توفیق ملے گی اور نماز کی اصل غرض یعنی حقیقی نیکی اور پاکیزگی اسے نصیب ہوگی اور وہ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ بن جائے گا۔ اس سے باطنی وضو کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر ظاہر و باہر ہے اور وہ یہ ہے کہ باطنی وضو نماز کو مومن کی معراج بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

قرآنِ کریم کی بعض عالمگیر صداقتیں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام مشن

سورینام ریڈیو سے نشر کیا گیا

(۲)

دسویں صداقت قرآن کریم نے یوں بیان فرمائی کہ:-

"کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (آلِ عمران: ۱۸۶)

ہر انسان موت کا مزا چکھنے والا ہے۔ یہ بھی ایک عالمگیر صداقت ہے جسے دنیا کا ہر انسان مانتا ہے اور اس کے سامنے گردن جھکا دیتا ہے۔ غور کریں۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام ایک انسان تھے تو آپ یقیناً وفات پا گئے کیونکہ اس دنیا سے کوچ بغیر موت کے نہیں ہوتا۔

گیارھویں صداقت قرآن کریم نے یوں بیان فرمائی ہے:-

"وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ - اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ"

(الانبیاء: ۳۴)

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو غیر طبعی عمر نہیں بخشی کیا اگر تو مر جائے تو وہ غیر طبعی عمر تک زندہ رہیں گے؟

بھائیو! حضرت مسیح ناصریؑ عام رسولوں میں سے ایک رسول ہیں اس لئے فوت ہو چکے ہیں ان کی دو ہزار سال غیر طبعی عمر ماننا قرآن کے اس فیصلہ کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو اور زیادہ واضح طور پر ایک اور جگہ پر یوں بیان فرمایا ہے:-

"وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ" (آلِ عمران: ۱۴۵)

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں اس آیت پر تمام صحابہؓ کا اجماع ہوا ہے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جب صحابہؓ گھبرا گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہمارے نبی فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہؓ کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہی آیت پڑھی۔ ان میں سے کسی نے آپ کے بیان سے اختلاف نہیں کیا تھا گویا تمام صحابہؓ کا وفاتِ مسیح پر اجماع ہو چکا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:-

"قرآن کریم وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے ھَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق و حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس سے کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحرِ زخار (یعنی سمندر) کی طرح جوش مار رہے ہیں۔ اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو، کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت (پیروی) سے نہ ملتا ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۵۸)

بارھویں صداقت جو قرآن کریم نے دنیا کے سامنے رکھی ہے وہ یوں ہے:-

"اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى"

(طٰہٰ: ۱۱۹، ۱۲۰)

کہ یقیناً اس دنیا کی جنت میں اے انسان تیرے لئے یہ مقدر ہے کہ تو نہ بھوکا رہے اور نہ ننگا رہے اور نہ تو پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے۔

اس قرآنی صداقت کا حال دیکھو کہ آج تک دنیا کا یہی نعرہ ہے کہ روٹی، کپڑا، مکان انسان کی بنیادی ضرورتیں ہیں اور آج بھی سب حکومتیں اس کے انتظام کے لئے رات دن کام کر رہی ہیں۔

قرآنِ عظیم کی تیرھویں بیان کی ہوئی حقیقت یہ ہے:-

"وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ"

(الانبیاء: ۸)

کہ ہم نے ان رسولوں کو ایسا جسم نہیں دیا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ غیر معمولی عمر پانے والے لوگ تھے یعنی عام انسان ہی کھانے کے محتاج نہیں بلکہ خدا کے نبی بھی بغیر کھائے پیئے زندہ نہیں رہ سکتے۔ فرمایا:-

"وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ"

(فرقان: ۲۰)

اے محمدؐ! تجھ سے پہلے ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے تھے وہ سب کے سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے قرآن کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ مسیح ابن مریمؑ ایک رسول تھے۔ فرمایا:-

"وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ"

(مائدہ: ۷۵)

کہ مسیح ناصریؑ کی ماں بڑی راستباز تھی اور وہ دونوں ماں بیٹا (جب تک زندہ تھے) کھانا کھایا کرتے تھے۔ کاش! غور کریں گویا اب کھانا نہیں کھاتے۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ حضرت مریم فوت ہو جانے کی وجہ سے اب کھانا نہیں کھاتیں۔ اس طرح حضرت مسیح بھی وفات پانے کی وجہ سے کھانا نہیں کھاتے ورنہ:

"کیوں بنایا ابن مریم کو خدا
سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا"

قرآن عظیم کی چودھویں بیان کی ہوئی سچائی یوں ہے:-

"وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ"

(یٰس: ۶۸)

اور جس کی ہم بہت زیادہ لمبی عمر کرتے ہیں اس کو جسمانی طاقتوں میں کمزور کرتے جاتے ہیں کیا وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب لیڈر اہلحدیث نے اس آیت پر لکھا ہے کہ:-

"ہم جس کسی کو زیادہ عمر دیتے ہیں یعنی طبعی عمر ۶۰، ۷۰ سے اس کو بڑھا دیتے ہیں تو .... وہ .... عقل میں بے عقل اور طاقت میں کمزور ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر ثنائی جلد ۶ ص ۱۹۸)

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو یوں بیان فرمایا:-

"وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا" (حج: ۵)

کہ بعض تم میں سے ایسے ہوتے ہیں جو اپنی انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں تاکہ بہت کچھ علم حاصل کرنے کے بعد بالکل علم سے کورے ہو جائیں۔

ان آیات پر غور کرنے والا کوئی انسان کبھی بھی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام یا ایلیا یا کسی اور نبی کو ہزاروں سالوں سے آسمانوں پر زندہ نہیں مان سکتا۔ حضرت مسیحؑ اول تو پہلی آیات کی روشنی میں اب کھانا نہیں کھاتے اس لئے وفات پا چکے ہیں اور پھر اگر زبردستی ان کو زندہ مانا بھی جائے تو دو ہزار سال کے بڑھاپے نے ان کا کیا باقی چھوڑا ہو گا۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ بڑھاپے سے عقل و علم کم ہو جاتے ہیں اور اگر کہو کہ مسیح نہ کھاتے ہیں اور نہ ان کی عمر زیادہ ہو رہی ہے تو پھر سیدھے طور پر یسوع کو خدا ہی مان لیا جائے۔ العیاذ باللہ! مسیح بھی ہے کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں"

کیا ہی اچھا ہو قرآن کریم کی بیان کردہ سچائیوں پر ایمان رکھو۔ حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت مسیحؑ کی عمر ۱۲۰ سال بیان فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ان کی ہجرت کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ معراج کی رات حضورؐ نے مسیحؑ کو فوت ہو جانے والے یحییٰ نبی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اور اس کا فوٹو بھی آنے والے امتی مسیحؑ سے جدا اور علیحدہ کر کے بیان کیا ہے۔ اور انجیل والوں نے بھی اب مسیحؑ کے بڑھاپے کی تصویریں چھاپ دی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بوڑھے ہو کر فوت ہو چکے ہیں۔

ایک تازہ گواہی سن لیں:۔

مصر کے آثار سے عیسائیوں کے باطنی فرقہ کا پرانا لٹریچر ملا ہے۔ ایک پرانی قبر کھل گئی اس میں ایک مٹکا ملا جس میں ۴۹ قبطی صحیفے تھے۔ جو ابتدائی عیسائیوں کی ایک لائبریری معلوم ہوتی ہے۔ اس میں حضرت مسیحؑ کے اقوال درج ہیں۔ توما کی انجیل، فلپ کی انجیل بھی ہے۔ فلپ انجیل میں لکھا ہے کہ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ پہلے مر گئے اور پھر زندہ ہو گئے اور اب ان کی بعثت نہ ہوگی وہ غلط خوردہ ہیں۔ حضرت مسیحؑ صلیب پر مرے نہیں تھے وہ اسی حالت سے اٹھائے گئے اُن کا روحانی احیاء ہوا۔ موت ان کی بعد میں واقع ہوئی۔ اسی طرح جو لوگ زندگی میں روحانی طور پر زندہ نہیں ہوتے وہ مرنے کے بعد بھی کچھ نہیں پاتے۔ دیکھو "THE Gospel of Philip P: 85-153)

انجیل فلپ میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

"تین عورتیں ہر وقت حضرت مسیح ناصری کے سفر میں ان کے ساتھ تھیں۔ ایک مریم ان کی ماں، ایک مریم ان کی بہن اور ایک مریم ان کی رفیقہ حیات یعنی بیوی"

(The Gospel of Philip P. 96)

ایک مشنری سکالر کشمیر یونیورسٹی انڈیا نے بھی قبر مسیحؑ کشمیر میں پر تحقیق کر دی ہے اور بہت کچھ اس نے چھاپ دیا ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی بیوی سے کشمیر میں ان کی اولاد بھی ہوئی تھی اور کئی کشمیری اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔

کتنے تاریخی ثبوت ہیں جو مسیحؑ کی وفات پر نکلتے آرہے ہیں۔ مسیحؑ کی زبانی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا" (مریم: ۳۴)

کہ جس دن میں پیدا ہوا تھا اس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور پھر جب مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوگی۔

پس حضرت مسیحؑ کی پیدائش کے بعد موت آنا تھی اور اس کے بعد روحانی زندگی۔ اس کو رفع روحانی کہتے ہیں۔ جو لعنتی اور ملعون کے مقابلے میں مرفوع الی اللہ ہوئے ان کا درجہ بلند ہوا اور ان کی روح کو خدا کا قرب حاصل ہوا ہے۔

قرآن کی پندرھویں بیان کردہ سچائی یوں ہے:۔

"وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ" (انبیاء: ۹۵)

کہ ہر ایک بستی جس کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس کے لئے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے رہنے والے پھر لوٹ کر اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔

آدمؑ سے لے کر آج تک کروڑ ہا قومیں گذر چکی ہیں کیا کسی کو واپس آتے کسی نے دیکھا؟ یا کوئی نبی آسمان سے کسی نے اترتے دیکھا ہے؟ کیا ایلیا آسمان سے اترا۔ پھر کیسے مسیحؑ آسمان سے نیچے اتر آئے گا؟

قرآن مجید کا صریح فیصلہ ہے:۔

"فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ" (زمر: ۴۳)

کہ جس جان پر ایک دفعہ موت آ جائے اسے اللہ تعالیٰ دنیا میں دوبارہ بھیجنے کی بجائے آخرت کے لئے روک رکھتا ہے

افسوس! بعض مولوی صاحبان جب دیکھتے ہیں کہ قرآن اور حدیث سے وفات مسیحؑ ثابت ہے اور احمدی دلائل کا کوئی جواب نہیں تو بعض علماء مولوی مودودی صاحب کی طرح یہ کہتے جاتے ہیں کہ:۔

"بالفرض وہ (یعنی عیسیٰ) وفات بھی پا چکے ہوں تو اللہ انہیں زندہ کر کے اٹھا لانے پر قادر ہے"

(رسالہ ختم نبوت ص۵۲)

حالانکہ جب مسیحؑ مر بھی چکے ہیں اور قرآن کریم کا فیصلہ آپ سن چکے ہیں کہ جو مر جاتے پھر وہ نہیں آ سکتا تو مسیحؑ کے فوت ہو جانے کے بعد ان کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

"کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقان نے بھی بتلایا نہیں"

حضرت مولانا ابو العطاء صاحبؓ کی یادیں

مکرم ظہور احمد صاحب واہ کینٹ

محترم مولانا ابو العطاء صاحبؓ فاضل سے متعلق بعض واقعات ایسے ہیں جن کی یاد میرے لئے انمول سرمایہ حیات اور انمٹ نقوش کی حامل ہیں۔ نیز ان سے حضرت مولانا مرحوم کے اعلیٰ مومنانہ اخلاق اور قلب صافی کی ایک جھلک نظر آتی ہے

تقریباً آٹھ دس برس کا عرصہ گزرا محترم مولانا مرحوم ایک تربیتی دورہ پر واہ کینٹ تشریف لائے۔ ایک دوست کے کوارٹر پر چائے کا انتظام کیا گیا۔ بحیثیت رکن مجلس عاملہ خاکسار بھی مدعو تھا۔ بعض وجوہات کی بناء پر خاکسار چند منٹ دیر سے پہنچا۔ کمرے میں داخل ہوا احباب خورد و نوش میں مصروف تھے۔ میں ایک کونے کی جانب بڑھا۔ محترم مولانا نے بڑی شفقت کی نگاہ سے میری طرف دیکھا اور سمٹ کر یا جرا اس عاجز کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور بڑی محبت سے فرمایا:

"ہاتھ آگے بڑھائیں اور کھانے کی چیزیں لیں"

میں نے عرض کیا:۔ "مولوی صاحب! جس چیز پر میرا نام لکھا ہوا ہے وہ خود بخود مجھے مل جائے گی"

حضرت مولوی صاحب نے مسکراتے ہوئے برجستہ فرمایا:

"نہیں ملے گی۔ اُٹھا کر دیکھ لیں جب تک آپ (خود) نہیں بڑھائیں گے چیز خود بخود تب تک ہاتھ نہیں پہنچے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى"

اسی سال ماہ جنوری میں ہماری جماعت کے ایک بزرگ موصی کی نعش کے ساتھ ربوہ جانے کا مجھے اتفاق ہوا۔ بہشتی مقبرہ میں دفنانے کے بعد لواحقین سے اجازت لی اور قطعہ صحابہ میں اپنے والد مرحوم کی قبر پر دعا کے لئے کھڑا ہو گیا۔ ہاتھ اٹھائے تو باپ کی کھوئی ہوئی شفقت یاد کر کے دل بھر آیا اور پھر دیر تک آنکھیں بند کئے زیادہ تر ہاتھ اٹھائے خیر دعا میں مگن رہا۔ دعا کے بعد رومال سے آنکھوں کی نمی جذب کرتے ہوئے بوٹ کا تسمہ کسنے کے لئے نیچے جھکا تو کسی کے اپنی طرف بڑھنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔ سر اٹھایا تو حضرت مولانا ابو العطاء صاحبؓ میری طرف بڑھ رہے تھے۔ اللہ اکبر! ایسے لگا کہ والد محترم اپنی پوری شفقتوں کے ساتھ سامنے کھڑے ہیں۔ بے ساختہ بڑی جلدی سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر حضرت مولوی صاحب نے مجھے کھینچ کر اپنے سینے کے ساتھ چمٹا لیا۔ اور اسی حالت میں دھیمی آواز میں فرمایا:۔

"میں آگے گزر گیا تھا اور پلٹ کر آیا ہوں اور اب دیر سے آپ کے انتظار میں کھڑا تھا"

اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے مصافحہ کیا بڑی شگفتہ مسکراہٹ کے ساتھ مجھے دیکھا اور تشریف لے گئے۔

میں دیر تک مبہوت کھڑا سوچتا رہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی معاونت کے لئے کیسے کیسے فرشتہ خصلت وجود پیدا کئے ہیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ اپنی یادوں کے جو نقوش لاکھوں الواح قلب پر کندہ کر گئے ہیں وہ ہمیشہ تازہ رہیں گے۔

○

جیسا ہو ا قرآن کریم نے جو عہد پیشگوئیاں بیان کی ہیں وہ قیامت تک قائم رہیں گی ان تمام باتوں پر ایمان لانے میں برکت ہے۔ قرآن کے مخفی اور چھپے ہوئے خزانوں کو آج حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح و مہدی علیہ السلام نے دنیا بھر کے سامنے پیش کیا ہے۔ ان کو قبول کرو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس سے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص [illegible])

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی

(مکرم غلام رسول صاحب ۔ دارالحمد ۔ لاہور)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

اگر ہمیں اپنی جماعت کی ترقی کی فکر ہے اور اس کی خاطر کوئی خدمت پیش کرنے کے شوق کا جذبہ کارفرما ہے تو ہم میں سے ہر ایک دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے اس پانچ ہزاری فوج میں شامل ہونے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی سعادت حاصل کرے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری سستیوں کی وجہ سے ہمیں نظر انداز کر کے کسی اور قوم کو یہ سعادت نصیب ہو جائے اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں۔

وقفِ عارضی کا میدانِ عمل ایک ٹریننگ کیمپ ہے جس میں ایک واقف پہلے اپنی اصلاح کرنا سیکھتا ہے ۔ کیونکہ اسے اپنے حلقہ میں قابلِ تقلید نمونہ بننے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس محدود حلقہ سے حاصل کی ہوئی تربیت اسے ایک وسیع حلقہ میں کام کرنے کے قابل بنا دیتی ہے اور کئی ایک ایسے وسیع حلقے آپ کی راہنمائی کے منتظر ہیں اور وہ وقت انشاء اللہ جلد آنے والا ہے جب یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کے مطابق لوگ جوق در جوق احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے شروع ہوں گے تو انہیں اسلام کی تعلیم دینے کے لئے اتنے مربی کہاں سے آئیں گے ۔ یہ کام ہم میں سے ہر ایک کو کرنا ہو گا ۔ تو کیوں نہ ہم اپنے آپ کو اس اہم ذمہ داری کے ادا کرنے کے لئے جلد از جلد قابل بنا لیں ۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے صحیح معنوں میں میدانِ عمل میں آ جائیں گے تو جماعت کے تربیتی میدان میں جو کمی نظر آ رہی ہے وہ بہت حد تک پوری ہو سکتی ہے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بتائے ہوئے نسخہ درازیٔ عمر پیش کیا جاتا ہے ۔ حضور فرماتے ہیں :-

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے دین کے واسطے اپنی عمر وقف کر دے ۔

امید ہے تمام عزیزان خصوصاً اور بزرگان عموماً اپنی عمریں بڑھانے کے خواہش مند ہوں گے تو آیئے وقفِ عارضی کے انتظام کے تحت فکرمندی، سنجیدگی اور شوق اور محبت سے کام کرنے کے لئے اس عمرِ عزیز کے چند ایام ہر سال وقف کرتے رہیں تا اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں افرادِ جماعت کو اس اہم ذمہ داری کے اٹھانے کے قابل بنانے میں ممد و معاون ہوں ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے

آمین ؎

سالنامہ مصباح

اِس سال سالنامہ مصباح حضرت نواب مبارکہ بیگم ؓ کی سیرت پر مشتمل مضامین کا مجموعہ ہو گا ۔ بہنیں حضرت سیدہ موصوفہ کی سیرت کے چند پہلو مضمون کی شکل میں لکھ کر ۱۰ ر نومبر تک ارسال فرمائیں تاکہ یہ مضمون مصباح کے اِس سال کے سالنامہ کی زینت بن سکے ۔ نیز بہنیں خوبصورت پھول، خانہ داری اور دیگر معلومات پر مشتمل مضامین بھی بھجوائیں ۔

(مدیرہ مصباح)

درخواست ہائے دعا

۱ ۔ بندہ کے بہنوئی شبیر احمد صاحب راولپنڈی میں سخت بیمار ہیں ۔ دوبارہ ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں ۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(خالد بلال احمد طالب علم ٹی ۔ آئی ۔ کالج ربوہ)

۲ ۔ خاکسار عرصہ چھ ماہ سے لکروں کی مرض سے پریشان ہے ۔ احباب کرام سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ سمندری ۔ ضلع فیصل آباد)

پروگرام علمی مقابلہ جات بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۱۳۵۶ ہش
۱۹۷۷ء

امسال مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے :-

۱ ۔ تلاوتِ قرآن کریم

۲ ۔ حفظِ قرآن کریم تیسویں پارہ کی پہلی تین سورتیں حفظ کرنے کا مقابلہ ہو گا ۔ حفاظ کا مقابلہ الگ ہو گا ۔

۳ ۔ ترجمہ و تفسیر قرآن کریم

۴ ۔ مطالعہ احادیث

۵ ۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ (دوران سال مطالعہ کردہ کتب سے)

۶ ۔ مضمون نویسی

۷ ۔ تقاریر

۸ ۔ عام معلومات

۹ ۔ مشاہدہ و معائنہ ۔

مقابلہ ۳ تا ۸ کیلئے تین معیار ہوں گے :-
۱ ۔ گریجویٹ ۔ فاضل ۔ جامعہ احمدیہ درجہ ثالثہ تا زائد تعلیم یافتہ ۔
۲ ۔ میٹرک تا فورتھ ایر جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ تک ۔
۳ ۔ مذکورہ بالا دونوں معیاروں سے کم ۔

۱۰ ۔ (ا) پرچہ قرآن کریم ۔ نصاب پہلا پارہ مکمل ۔ آخری دس سورتیں باترجمہ
اِس پرچے کا نتیجہ بعد میں بھجوایا جائے گا ۔
(ب) پرچہ عام دینی معلومات ۔
(ج) پرچہ ذہانت

تینوں پرچوں میں تمام خدام کی شمولیت لازمی ہے ۔ اس لئے ہر خادم کے پاس قلم ہونا ضروری ہے ۔

۱۱ ۔ حفظ نظم ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مندرجہ ذیل دو نظمیں زبانی سنانا ہوں گی :-
(ا) اک نہ اک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے (درثمین اردو)
(ب) فارسی نظم معہ ترجمہ :-
عجب نوریست در جانِ محمدؐ ٭ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ (درثمین فارسی)

۱۲ ۔ اذان ۔ صحیح تلفظ، بلند آواز اور خوش الحانی کو مدنظر رکھا جائے گا ۔

۱۳ ۔ پیغام رسانی ۔ (ہر مجلس کا ایک گروپ چھ خدام پر مشتمل شرکت کرے گا ۔

۱۴ ۔ تعلیمی کارڈ ۔ جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراج سب سے زیادہ مکمل اور صحیح ہوں گے اسے خصوصی انعام دیا جائے گا ۔

۱۵ ۔ تقریری مقابلہ معیار خاص ۔ درج ذیل اضلاع اپنے خدام سے ایک ایک مقرر انتخاب کر کے اس مقابلہ میں بھجوائیں گے ۔ ہر نمائندہ کو ۸ تا ۱۰ منٹ وقت دیا جائے گا ۔ ہر ضلع کا عنوان الگ ہو گا ۔

۱ ۔ نمائندہ ضلع کراچی ..... واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا
۲ ۔ ″ ″ لاہور ..... خادم کا عہد
۳ ۔ ″ ″ راولپنڈی ..... دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر ۔
۴ ۔ ″ ″ کوئٹہ ..... صحابہ رضوان اللہ علیہم کا تقوٰی اور پرہیزگاری ۔
۵ ۔ ″ ″ ربوہ ..... قرآن جواہرات کی تھیلی ہے ۔
۶ ۔ ″ ″ فیصل آباد ..... وقت کی قدر و منزلت

عناوین تقریری مقابلے (معیار اوّل ۔ دوم ۔ سوم) وقت ۲ منٹ

(۱) دیانت و سچائی ۔ دو اہم خُلق (۲) اطاعت امام
(۳) صبر و شکر (۴) پابندیٔ عہد
(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ (۶) ہمسایہ کے حقوق

عناوین مقابلہ مضمون نویسی :-

(۱) خلافت کی اہمیت اور اسکی برکات (۲) ضرورتِ مذہب
(۳) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات (۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ
(۵) ایک سچے اور حقیقی مومن کی صفات (از روئے قرآن کریم)

نوٹ ۔ مضمون نویسی کے دوران حوالہ جات دیکھنے کی اجازت ہو گی ۔ قلم ساتھ لائیں کاغذ مرکز مہیا کرے گا ۔

مجلس سوال و جواب

سالانہ اجتماع کے دوران ایک نشست میں ہر قسم کے علمی و مذہبی سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے ۔ سوالات ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۷۷ء تک منتظم علمی مقابلے کو بھجوانے ضروری ہیں ۔

(منتظم علمی مقابلے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے اصحاب

مبلغ -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنیوالے مخلص حضرات کی قسط نمبر ۱۲ درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگِ مرمر کی یادگار تختیوں پر ایسے تمام حضرات کے اسماء گرامی کندہ کروائے جا رہے ہیں جو احباب اپنے یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام ان یادگار تختیوں پر محفوظ کرانا چاہتے ہوں ان کے لئے اچھا موقع ہے کہ مبلغ -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم ادا کر کے اس کارِ خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یادگار چھوڑ جائیں:-

۱۔ چوہدری نثر دین صاحب منجانب ثناء اللہ صاحب ایڈووکیٹ چشتیاں ضلع بہاولنگر۔ -/۳۰۰ روپے
۲۔ عبد الماجد صاحب انجنیئر کراچی -/۳۰۰ روپے
۳۔ ملک محمد افضل صاحب مرحوم منجانب پسر ملک محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ -/۳۱۳ روپے
۴۔ مرزا فیض محمد صاحب مرحوم ناروووال منجانب مرزا محمد صدیق صاحب انگلینڈ -/۳۰۰ روپے
۵۔ میاں مراد علی صاحب زرگر مرحوم گوجرانوالہ منجانب پسر اشفاق احمد صاحب مغربی جرمنی۔ -/۳۰۰ روپے
۶۔ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ مراد علی صاحب مرحوم منجانب پسر خالد محمود صاحب مغربی جرمنی۔ -/۳۰۰ روپے
۷۔ خالد محمود صاحب ولد مراد علی صاحب مرحوم۔ مغربی جرمنی -/۳۰۰ روپے
۸۔ چوہدری محمد دین صاحب مرحوم ولد چوہدری لکھو خان صاحب مرحوم منجانب پوتا نصیر احمد صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۱۱۳ جنوبی سرگودہا) مغربی جرمنی۔ -/۳۰۰ روپے
۹۔ اللہ رکھی صاحبہ مرحومہ بنت محمد علی صاحب مرحوم منجانب پسر حید علی ظفر مبلغ انچارج مغربی جرمنی۔ -/۳۰۰ روپے
۱۰۔ رستم علی صاحب ولد نصیر الدین صاحب مرحوم کنری سندھ منجانب " " " -/۳۰۰ روپے
۱۱۔ چوہدری فرزند علی صاحب نمبردار چک ۱۲/۱۱-L ساہیوال منجانب چوہدری مقصود احمد صاحب مغربی جرمنی۔ -/۳۰۰ روپے
۱۲۔ نواب بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری فرزند علی صاحب منجانب چوہدری مقصود احمد صاحب مغربی جرمنی۔ -/۳۰۰ روپے
۱۳۔ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ ثانی چوہدری فرزند علی صاحب منجانب چوہدری مقصود احمد صاحب مغربی جرمنی۔ -/۳۰۰ روپے

اللہ تعالیٰ ان حضرات کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

عشرہ وصولی خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ ۲۳ تا ۳۰ اکتوبر عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔ قائدین اضلاع سے گذارش ہے کہ اس عشرہ کے دوران اپنے ضلع کی تمام مجالس سے چندہ جات خدام اور اطفال کی سو فیصد وصولی کی کوشش فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ لطیف آباد حیدرآباد سندھ کے لئے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ رہائش کے لئے مردانہ کمرہ مفت دیا جائے گا جس میں بجلی لگی ہوئی ہے اور پنکھا بھی ہے۔ سائیکل چلانا جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔
بابو عبد الغفار فوٹو اسپیڈ کمپنی رسالہ روڈ حیدرآباد سندھ

نقشہ فرودگاہ نمائندگان و زائرین سالانہ اجتماع انصار اللہ

منعقدہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقع پر دوستوں کی رہائش کا انتظام حسب ذیل تفصیل کے مطابق ہوگا، انشاء اللہ۔

دار الضیافت:-

پشاور ڈویژن۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن۔ راولپنڈی شہر و ضلع۔ فیصل آباد شہر و ضلع۔ سیالکوٹ شہر و ضلع۔ گوجرانوالہ شہر و ضلع۔ شیخوپورہ شہر و ضلع۔ لاہور شہر و ضلع۔ سرگودہا شہر و ضلع۔ کراچی۔ میانوالی۔

ہال انصار اللہ:-

کوئٹہ (بلوچستان)۔ حیدرآباد ڈویژن۔ خیرپور ڈویژن۔ بہاولپور ڈویژن۔ ضلع ساہیوال۔ ضلع گجرات۔ ضلع جہلم۔ ضلع کیمبلپور۔ ضلع ملتان۔ ضلع ڈیرہ غازی خان و مظفر گڑھ۔

(منتظم رہائش سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

مکرم ٹھیکیدار مرزا محمد حنیف صاحب احمد نگر کے نواسے محمد سلیم صاحب ولد محمد صدیق صاحب نے ماڈل ہائی سکول لاہور سے میٹرک کے امتحان میں ۷۴۴ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ ڈائریکٹر صاحب ایجوکیشن لاہور نے یکصد روپیہ بطور انعام دیا۔ عزیزم محمد سلیم صاحب نے یہ انعام تعمیر مساجد میں ادا کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اپنی نوعیت کا پانچ ہنر سکھانے والا واحد ادارہ
نسیم سٹیل فکسر۔ شٹرنگ کارپینٹر۔ راج۔ پائپ فٹر۔ بلڈنگ پینٹر ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)
اندرون موچی گیٹ لاہور
برانچ ۵ بسطامی روڈ مسلم کالونی سمن آباد لاہور
ایسے احمدی حضرات جو غریب اور نادار ہوں کو فیس میں ۲۵ فیصد رعایت دے گا اپنے امیر مقامی کی تعارفی چٹھی لے کر آئیں۔
نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر راج پائپ فٹر بلڈنگ پینٹر ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)
اندرون موچی گیٹ لاہور / بسطامی روڈ مسلم کالونی سمن آباد لاہور

دفتر فیلڈ اسسٹنٹ زراعت ربوہ

سے حاصل کریں۔
۱۔ موسم ربیع کی تمام اقسام کے بیج
۲۔ تریپال رعایتی قیمت پر
۳۔ سنگل رو کاٹن ڈرل۔
۴۔ بارسیرو

عبد المجید
فیلڈ اسسٹنٹ زراعت ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲